بھوک ہڑتال یا خودکشی اسلامی نقطۂ نظر سے

از مجلس التحقیق جامعہ راحت القلوب کوئٹہ شہر

دور حاضر میں مختلف افراد، یونینوں اور اداروں کی جانب سے اپنی ناراضگی کے اظہار اور تنقید کے لئے جو طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اسے ''بھوک ہڑتال'' کہتے ہیں۔ یہ ایک معمول بنا ہے کہ اگر آپ کی بات نہیں سنی جاتی ہو یا آپ کے مرضی کے مطابق اگر فیصلہ نہ دیا جائے (بغیر اس کے کہ آپ حق پر ہیں یا نہیں) تو اپنی بات منوانے اور فیصلے کو اپنے حق میں کرانے کے لئے انسان بھوکا رہ کر اپنے آپ کو ناراض ظاہر کرتا ہے اور احتجاج ریکارڈ کراتا ہے، اسی سلسلے میں بسا اوقات اس کی جان تک چلے جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

لہٰذا اسلامی نقطۂ نظر سے بھوک ہڑتال قطعاً جائز نہیں۔ کیونکہ زندگی کی تحفظ کے لئے اور اپنی طاقت وتوانائی کو معمول پر برقرار رکھنے کے لئے غذا کھانا واجب ہے۔

علامہ سید محمد ابی السعود، فتح المعین میں لکھتے ہیں کہ:

الا کل والشرب لدفع الهلاک فرض .(۱)

ترجمہ: دفع ہلاکت کے لئے کھانا پینا فرض ہے۔

جبکہ فتاویٰ عالمگیری میں درج ہے کہ: أما الاکل فعلی مراتب فرض وهو ما يندفع به الهلاک فان ترک الاکل والشرب حتی هلک فقد عصیٰ (۲) ترجمہ: کھانے کے چند درجات ہیں، اتنا کھانا جس کے ذریعے جان بچ سکے فرض ہے لہٰذا اگر کوئی کھانا پینا چھوڑ دے یہاں تک کہ مرجائے تو وہ گنہگار ہوگا۔

ایک دوسری جگہ درج ہے کہ: ولو جاع ولم يأكل مع قدرته حتی مات يأثم .(۳)

ترجمہ: اگر بھوک لگے اور قدرت کے باوجود نہ کھائے یہاں تک کہ مرجائے تو وہ شخص گنہگار ہوگا۔

فقہاء عظام کے مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ غذا پر قدرت کے باوجود اسے نہ کھانا یہاں تک کہ موت واقع ہوجائے یہ گناہ اور باعث عذاب ہے۔ کیونکہ اسے ایک قسم کی خودکشی کہا جاتا ہے جبکہ احادیث میں خودکشی کی سخت وعید آئی ہے اور خودکشی کرنے والے کو اہل نار میں سے قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

من قتل نفسه بشئی عذب به يوم القيامة .(۴)

ترجمہ: جس نے کسی چیز کے ذریعے اپنے آپ کو قتل کیا اسی چیز سے قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائے گا۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

من تردی من جبل فتقتل نفسه فهو فی نار جهنم يتردیٰ فيها خالداً مخلداً فيها ابداً، ومن تحسا سما فقتل نفسه

فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جهنم خالداً مخلداً فیها ابداً ، ومن قتل نفسه بحدیدة فحدیدته فی یدہ یتو جا بها فی نار جهنم خالداً مخلداً فیها ابداً . (۵)

اسی خودکشی کرنے والے کے متعلق ابوداؤد شریف میں ہے کہ:

لایصل علیٰ قاتل النفس .

شراح فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اس کی تاکید فرمائی ہے اس طرح پر کہ وہ جہنم میں اپنے آپ کو اسی طرح قتل کرے گا، تو معلوم ہوا کہ مغفور نہیں اور جب مغفور نہیں تو اس پر نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔(۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خودکشی کرے وہ ہمیشہ معذب ہوتا رہتا ہے لہٰذا اس پر نماز پڑھنا مفید نہیں ہے، البتہ فقہاء نے بیان کیا ہے کہ علماء اور خواص لوگ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھیں اور عام آدمی پڑھ لیں۔ مولانا محمد عاقلؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک جو شخص خودکشی کر کے مرا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، امام مالکؒ کی ایک روایت کراہت کی ہے اور امام احمد کی ایک روایت اہل علم وفضل کے لئے کراہت کی ہے یعنی صرف عوام کو پڑھنی چاہیے اور بعض علماء جیسے امام اوزاعی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ مطلق صلوٰۃ کے قائل نہیں لہٰذا کبار ائمہ اور علماء کو نہ پڑھنی چاہیے اور حضورؐ نے بھی گو بنفس نفیس اس پر نماز نہیں پڑھی لیکن دوسروں کو پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔(۷)

بہرحال فقہاء نے خودکشی کرنے والے کے نماز جنازہ پڑھنے کو جائز بلکہ راجح قرار دیا ہے جیسا کہ درمختار میں درج ہے کہ:

من قتل نفسه ولو عمداً یغسل ویصلی علیه وبه یفتیٰ . (۸)

ترجمہ: جس نے اپنے آپ کو قتل کیا اگرچہ قصداً ہو اسے غسل دیا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مفتی محمد فرید دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ قاتل النفس (خودکشی کرنے والے) پر نماز جنازہ پڑھنا جائز بلکہ راجح ہے اور جس علاقے میں یہ امر شنیع بے باکی سے کیا جاتا ہے تو سد اللباب ترک الصلوٰۃ پر فتویٰ دینا نہایت انسب ہوگا۔(۹)

لہٰذا مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام بھوک ہڑتال جیسے غلو اور افراط کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے اسی لئے حضورؐ نے ان صحابہؓ کو بھی منع کر دیا جو عبادت کی غرض سے مسلسل روزے رکھنا چاہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے حضورؐ نے فرمایا کبھی روزہ رکھا کرو اور کبھی افطار، اسی طرح رات کو نمازیں بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے کہ رات بھر جاگنے سے ضعیف ہو جاتی ہیں۔(۱۰)

بلکہ فقہا فرماتے ہیں کہ:۔

ولا یجوز الریاضة بتقلیل الاکل حتی ضعف عن الفرائض . (۱۱)

ترجمہ:۔ کم کھانے کی ایسی ریاضت جائز نہیں ہے کہ فرائض کی ادائیگی سے عاجز آجائے۔

فتح المعین میں اسی سے ملے جلے حسب ذیل الفاظ درج ہیں کہ:۔ **ولا تجوز الرياضة بتقليل الا كل حتى يضعفه عن اداء العبادة(١٢)**

ترجمہ:۔ کم کھانے کی ایسی ریاضۃ جائز نہیں ہے کہ عبادات کی ادائیگی سے عاجز آجائے۔ لہٰذا اپنے حقوق کے حصول اور اپنی بات منوانے کے لئے ''بھوک ہڑتال'' کی بجائے تنقید واحتجاج کا جائز طریقہ اپنانا چاہیے۔ اپنے مقدمے کو عدالت میں یا مسلمانوں کے ثالثی کردار کے لئے پیش کیا جانا چاہیے اور پرامن وجائز طریقے سے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کیا جانا چاہیے۔

فہرست مراجع ومصادر:

١ : علامه سيد محمد ابى سعود المصرى الحنفى ، فتح المعين، ايچ ايم سعيد كمپنى كراچى ،١٤٠٣ھ، جلد ٣ ص ٣٨٦)

٢ : مولانا شيخ نظام وجماعة من العلماء الهند، فتاوىٰ عالمگيرى ،مكتبه ماجديه كوئٹه ،١٤٠٣ھ ،جلد ٥ ص ٣٣٦)

٣: ايضاً، جلد ٥ ص ٣٣٨)

٤ : امام حافظ عبدالعظيم بن عبدالقوى ، التر غيب والتر هيب من الحديث الشريف، وحيدى كتب خانه پشاور، 2006ء ، جلد ٣ ،ص ٥٩٤)

٥ : ايضاً.

٦ : مولانا محمد ذكريا مهاجرمدنى، تقرير بخارى شريف ،مكتبة الشيخ كراچى، جلد ٢ ، ص ٧٨)

٧: مولانا محمد عاقل ، الدرالمنضود على سنن ابى داؤد ، مكتبة الشيخ كراچى، جلد ٥ ، ص ٢٥٦)

٨: درمختار علىٰ هامش ردالمحتار ، جلد ١ ،ص ٦٤٣، باب الصلوٰة الجنائز.

٩ : مولانا مفتى محمد فريد، فتاوىٰ فريديه ، دارالعلوم صديقه صوابى، 2005ء ،جلد ٣ ، ص ٢٣٩)

١٠ : مولانا محمد زكريا مهاجر مدنى، خصائل نبوىؐ اردو شرح شمائل ترمذى، مكبة الشيخ كراچى، ص ١٨٣)

١١ : بحواله بالا، فتاوىٰ عالمگيرى ، جلد ٥ ،ص ٣٣٦)

١٢ : بحواله بالا، فتح المعين ، جلد ٣ ، ص ٣٨٦)

......☆☆☆☆☆......